بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۲ | اتوار ۸ ربیع الثانی ۱۴۰۳ ہجری، ۲۳ صلح ۱۳۶۲ ہش، ۲۳ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۲ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ٹانگ کی تکلیف جاری ہے۔ درد بھی بدستور ہے"

احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم رحیم و رحمان خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ: ۲۱ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مردوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اسلامی تعلیم پر کما حقہ، عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی عورتوں کے ساتھ۔ مثالی سلوک کریں اور اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں ان کی کما حقہ، ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ حضور نے جماعتوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں اور جو مرد ایسے ہوں کہ وہ اپنی عورتوں سے اچھا سلوک نہ کرتے ہوں انہیں سمجھائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں اگر وہ نہ سمجھیں تو ان کی مرکز کو اطلاع دیں۔ ایسے مردوں کو جماعت سے خارج کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے بے پردہ مستورات کے پردہ اختیار کرنے پر بھی تحسین فرمائی اور

(باقی صفحہ ۴ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں میرے داماد عزیزم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ آجکل بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ طبیعت از حد ناساز ہے اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

اب وہ بورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ انگلستان روانہ ہو گئے ہیں وہاں سے ۲۲ جنوری کو بغرض علاج امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں ضروری ٹیسٹوں کے بعد ڈاکٹر آپریشن کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو علاج میں برکت ڈالے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب ہو کر وطن واپس تشریف لائیں نیز مولیٰ کریم آپ کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ کامیابیوں، کامرانیوں اور خوشیوں سے بھرپور و معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین ✦

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابل کھڑا ہوتا ہے

بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت نہیں وہ نیک کہاں!

"عورتوں ..... کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں۔ اور جادۂ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔

..... بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے ..... ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزوں اور بہائم سے بھی بدتر اُن سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم ص۴۴)

"یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں! ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۱۴۷)

ایمان افروز ✦ روح پرور

چندہ پانچ گنا کر دیا

مکرم آفتاب احمد خان فینسی جنرل سٹور ربوہ نے ۱۹۷۵ء میں (قبل از خلافت) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تقریر سنی تو اتنا اثر لیا کہ پانچ وقت نماز ادا کرنی شروع کر دی۔ ساتھ ہی وصیت بھی کر دی مگر چندہ باشرح ادا نہ کر سکے۔

امسال سپین تشریف لے جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے چندے باشرح ادا کرنے کی تلقین فرمائی تو ان کے دل کی عجیب حالت ہوئی۔ گھر آئے تو نیند نہ آئی۔ آخر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ آئندہ سے ہر قیمت پر باشرح چندہ دونگا اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو خود سیکرٹری مال کو دیکر آؤں گا۔ چنانچہ پہلے ۶۰/- روپے چندہ ادا کرتے تھے اس عہد کے بعد ۳۰۰/- روپے (یعنی پانچ گنا) ادا کرنے لگے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ تاحیات ہر حالت میں چندہ شرح کے مطابق ادا کروں گا ——— احباب کرام سے موصوف کی استقامت اور کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۲۳ صلح ۱۳۶۲ ہش

دنیا کمانے کی حرص اور اس کی ہلاکت آفرینی

انسان جب دنیا اور اس کی زینتوں کا گرویدہ ہو کر ہمہ وقت دنیا کمانے کی ہی دھن میں لگا رہتا ہے تو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کا بھوت اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں ایسے لوگ جب اور کچھ نہیں سوجھتا تھا تو سونا بنانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ کیمیا گری انہیں کہیں کا نہ رہنے دیتی تھی۔ اس لالچ میں کہ اگر وہ سونا بنانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر ان کے وارے نیارے ہیں وہ اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے تھے۔

اس زمانہ میں ایک نئی کیمیا گری اس قماش کے لوگوں کے ہاتھ لگ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ناجائز ذریعہ سے دولت سمیٹی جائے۔ چنانچہ ناجائز منافع خوری، چور بازاری، سمگلنگ، رشوت ستانی، دھوکہ دہی، فریب کاری وغیرہ کو ہی کیمیا سمجھ لیا گیا ہے اور لوگ ہیں کہ ان ہتھکنڈوں سے کام لے کر دولت سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ جسے دیکھو وہ اسی ادھیڑ بن میں ہے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے دولت میں کھیلنے لگے۔ ان سراسر ناجائز ذرائع سے دولت ہاتھ تو آجاتی ہے۔ لیکن ایسے نو دولتیوں کا امن و سکون ہی برباد نہیں ہوتا بلکہ پورے معاشرے میں فساد رونما ہونے سے دوسروں کا امن و سکون بھی غارت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

آج اگر گرد و پیش نظر دوڑائی جائے تو ہر طرف معاشرتی فساد کی یہی ناقابل بیان کیفیت نظر آتی ہے۔ یہ کیفیت اس امر کے باوجود مہیب سے مہیب صورت اختیار کرتی جا رہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے والوں سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ: اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور جو کچھ (اس کے علاوہ) وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی ہے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے رب کی قسم (کہ جب یہ باتیں پوری ہوں گی تو پتہ لگ جائے گا کہ) یہ (قرآن) اسی طرح ایک حقیقت ہے جس طرح تمہارا باتیں کرنا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو رزق پہنچانے اور برکتوں سے نوازنے کا ذمہ اٹھایا ہے اور اپنی اس ذمہ داری کا یقین دلانے کے لئے خود اپنی ذات کی قسم کھا کر یہ باور کرایا ہے کہ رزق عطا کرنے اور برکتوں سے نوازنے کا وعدہ بہر حال پورا ہو گا۔ لیکن اس وعدے کے پورا ہونے کے سلسلہ میں اس نے مومنوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ حلال ذرائع سے رزق حاصل کریں اور ناجائز ذرائع اختیار کر کے دوسروں کے اموال ہتھیانے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس تاکیدی ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۹)

ترجمہ: اور تم اپنے (بھائیوں کے) مال آپس میں جھوٹ (اور فریب) کے ذریعہ سے مت کھاؤ اور نہ ان (اموال) کو (بصورت مقدمہ اس غرض سے) حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ کہ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ناجائز طریقوں اور دھوکہ و فریب کے ذریعہ دوسروں کے مال کھانے سے منع کیا ہے۔ اس منفی حکم کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے جائز ذرائع کی طرف اشارہ کر کے ایک مثبت حکم بھی دیا ہے اور اس کی خلاف ورزی کے ہولناک انجام سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ (النساء آیات ۳۰، ۳۱)

ترجمہ: اے مومنو! تم آپس میں ناجائز طور پر ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ (مال کا حصول) باہمی رضامندی سے تجارت (وغیرہ) کے ذریعہ سے ہو اور (ان احکام کی خلاف ورزی کر کے) اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ اللہ یقیناً تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔ لیکن اگر کوئی ظلم و ستم کو اپنا شعار بناتے ہوئے ان احکام کو توڑے گا تو اسے جہنم میں داخل کر دیں گے۔ یاد رکھو ایسا کرنا (یعنی ایسے شخص کے لئے زندگی کو جہنم بنا دینا) اللہ کے لئے آسان ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کے ہولناک انجام سے ڈرایا ہے وہاں ساتھ ہی جائز ذرائع سے مال و دولت حاصل کرنے کی برکات بھی ذہن نشین کرائی ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

"آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے"

صبحِ نو ابھری ہے صد چاکِ شبِ تار سے پھر
بحرِ عرفان میں اٹھا ہے نیا جوش و خروش
موجِ گلریز چلی ہے درِ گلزار سے پھر
ساقیٔ حق کے ہے میخانے میں پھر دورِ جواں
مژدۂ بادہ و پیمانہ و صہبا و سبو
بعد مدت کے یہ رُت آئی ہے پھر تشنہ دہاں
عشق ہر موج میں ہے نغمہ سرا ساز بہ سوز
خاک آلود جبینوں پہ ہے صبحوں کی نمود
نورِ حق جلوہ نما، جلوہ فشاں، جلوہ فروز
ابرِ الطاف کے ہر روز برستے ہیں بھلا؟
خوش نصیبی بھی نصیبوں سے ملا کرتی ہے
ایسی رُت کو تو زمانے بھی ترستے ہیں صدا
چھوڑ کے در یہ بھلا اور کہاں جاؤ گے
"آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے"

(ایچ۔ آر۔ ساحر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیب سے کشمیر تک

کیتھولک بشپ کونسل (بھارت) کی تنقید کا جواب

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب - لاہور

۱۹۷۹ء میں بھارت میں ایک مشہور جرنل نے اپنی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اس کا عنوان ہے۔

CHRISTIALNITY IN INDIA A CRITICA STUDY

اس جرنل کا نام یہ ہے

VIVEKANANDA KENDRA PATRIKA

یہ جرنل بھارت میں ایک فاضل شخصیت کے نام پر جاری ہے۔ مذکورہ اشاعت اگست ۱۹۷۹ء کی ہے۔ اس میں چار مقالے ایسے شائع ہوئے ہیں جن کے باعث بھارت کے علمی حلقوں میں بہت دلچسپی کا اظہار ہوا۔ یہاں تک کہ کیتھولک تنظیموں نے اس جرنل کے سارے مقالات کا نوٹس لینا ضروری سمجھا۔ اور اس کے جواب میں ۲۸ مقالات مرتب کروائے۔ جنوبی بھارت کی کیتھولک بشپ کونسل اور "CBCI" تنظیم نے ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنائی۔ اس نے اس جرنل کے مقالوں کے جواب، علماء سے لکھوائے یہ مقالے تامل ناڈو کے ایک بشپ نے جو کہ CBCI کے چیئرمین ہیں، کتابی شکل میں شائع کروا دیئے۔ ان مقالات پر مشتمل کتاب کا نام ہے

CHRISTIAN IN INDIA ITS TRUE FACE

یہ کتاب جنوبی ہندوستان میں ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی۔ تامل ناڈو میں اس کی اشاعت کا انتظام ہوا۔ کیتھولک بشپ کانفرنس نے اسے ترتیب دیا۔

— یہ کتاب اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

جرنل کے مشارالیہ مقالوں کے عنوان درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسیح ہندوستان میں۔

۲۔ کیا مسیح کشمیر میں رہے۔ اور وہاں وفات پائی؟

۳۔ یسوع نے ہندوستان میں تعلیم حاصل کی۔

۴۔ کرشن اور مسیح۔

— یہ مقالے جماعت احمدیہ کے پیش کردہ علم کلام کے کاملاً آئینہ دار نہیں ہیں۔ لیکن بشپ کانفرنس نے دہائی دی ہے۔

کہ جہاں تک حضرت مسیح ناصری کے ہندوستان میں آنے کا تعلق ہے۔ یہ تحقیق سب سے اوّل بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے پیش کی۔ اس لیے یہ مقالے احمدیہ نکتۂ نظر کے حامل ہیں۔ کوئی غیر جانبدار تحقیق نہیں ہے۔

انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ احمدیہ علم کلام کی بنیاد پر اوّل یورپ میں فیبر قیصر کی کتاب JESUS DIED IN KASHMIR اشاعت پذیر ہوئی۔ اب یہ تحقیق بھارت کے علمی حلقوں میں مقبول ہو رہی ہے۔

کتاب کا تیسرا مقالہ CALVARY OR KASHMIR ہے۔ کلوری یروشلم سے باہر ایک پہاڑی ہے اس پر حضرت مسیح کو صلیب دیا گیا۔ اسے کوہ کلوری کہتے ہیں۔ عیسائی روایت کلوری کی بڑی اہمیت ہے "کلوری یا کشمیر" کے مقالہ نگار کیتھولک فادر ہیں وہ روم کے تعلیم یافتہ ہیں مدراس میں سیکرڈ ہارٹ سیمی نری میں مقدس صحائف کے پروفیسر ہیں۔ اس مقالہ میں انہوں نے فیبر قیصر کی کتاب JESUS DIED IN KASHMIR پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ مقالہ نگار نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ فیبر قیصر کی تحقیق "احمدیہ نکتۂ نظر" کی صدائے بازگشت ہے۔ حالانکہ یہ بات کئی جہات سے درست نہیں ہے فیبر قیصر کہتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے وہاں ان کی قبر ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس کے قائل نہیں تھے۔ کشمیر کی ایک پرانی تاریخ "حشمتِ کشمیر" کا نسخہ لندن میوزیم لائبریری میں ہے اس کا فوٹو اسٹیٹ اس وقت میرے سامنے ہے "حشمتِ کشمیر" میں ہے کہ بنی اسرائیل کشمیر میں آباد ہوئے تھے۔ ایک موسیٰ نام پیغمبر کی قبر کشمیر میں موجود ہے صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی دوسرے اسرائیلی پیغمبر ہیں۔ جو کشمیر کے بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر مبعوث ہوئے تھے۔

ان کو بعد ازاں "موسیٰ کلیم اللہ" سمجھ لیا گیا۔

فیبر قیصر کو بھی یہی اشتباہ ہوا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں پے در پے پیغمبر آئے۔ اگر بنی اسرائیل کے گمشدہ اسباط کا ایک حصہ کشمیر میں تھا۔ تو ان کی ہدایت کے لیے پیغمبر کا آنا ضروری تھا۔ پر کشمیر میں "پیغمبر موسیٰ" کی قبر اس کا واضح ثبوت ہے۔ امّت کے بغیر آنا بے معنی بات ہے کہ امّت تو کنعان کے قرب و جوار میں ہو اور پیغمبر کشمیر میں۔ جہاں اس کی زبان کو بھی کوئی سمجھنے والا نہیں یہ بات "کلیم اللہ" کے مشن کے سراسر خلاف ہے اور بعید از قیاس بات ہے۔ فیبر قیصر نے نوٹووچ کی شائع کردہ "انجیل لداخ" کا تتبع کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بچپن میں ہندوستان آ گئے تھے جوانی میں اپنے وطن واپس آ گئے۔ اور واقعہ صلیب پیش آیا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتایا ہے۔ کہ بچپن میں آنے والی روایت بدھوں کی اختراع ہے۔ بدھمت والوں نے ایک کہانی جوڑ لی کہ عیسیٰ مسیح ہمارے سلسلہ کا طالب علم تھا۔ اس نے ہندوستان میں بدھمت کی تعلیم حاصل کی اور پھر مغرب میں ہمارا پیغام لے کر گیا۔ تاریخ کی قدیم کتاب بھوشیہ پران کی رو سے کہانی درست نہیں ہے۔ بھوشیہ پران سے صاف ظاہر ہے کہ دعویٰ کے بعد عیسیٰ مسیح ہندوستان میں آئے تھے۔ بچپن میں آنے کا کہیں ذکر نہیں ہے فیبر قیصر نے ایک غلط روایت کا سہارا لیا اور غیر صحیح نتائج نکالے ہیں۔ اور اسی طرح اور بھی غلطیاں ہیں۔

پس فیبر قیصر کی ساری تحقیق کو جماعت احمدیہ کے علم کلام کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

کشمیر میں ایک طرف قبر موسیٰ ہے یہ موسیٰ اسرائیلی صلحا میں سے تھے۔ دوسری طرف مزار "یوز آسف" یا "قبر عیسیٰ" ہے بھوشیہ پران میں ایک مربوط روایت ملتی ہے۔ کہ بنی اسرائیل ہندوستان کے برہمنی علاقہ کے سوا سارے جگت (یا وشرقیہ) میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور عیسیٰ مسیح بھی ہمالہ دیش میں تشریف لائے تھے۔

پہلی روایت بایں صورت ہے۔

"سرسوتی ندی کے پوتر برہم ورت کے ماسوا سارا جگت ملیچھ اچار پیر حضرت موسیٰ کے پیروؤں سے بھرا پڑا ہے"

(پرتی سرگ پرب کھنڈ ۱ ادھیائے ۵ شلوک ۲۰)

یعنی ہندوستان میں برہمنی علاقہ میں بنی اسرائیل نہیں ہیں اس کے علاوہ (شمال مغربی ہندوستان پر مشتمل) سارا جگت بنی اسرائیل سے معمور ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح رسول اللہ بنی اسرائیل تھے۔ وہ اپنی امّت میں آئے ہیں یا نہیں؟ اسکا جواب بھی موجود ہے۔

بھوشیہ پران میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ہمالہ دیش میں آنے کا ذکر ہے۔ اس حصہ کا انگریزی ترجمہ بھارت کے عظیم سنسکرت عالم پروفیسر کوسامبی نے کیا ہے اور مغرب میں پہلی بار کتاب

Jesus in Rome

میں شائع ہوا ہے اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

اردو ترجمہ: "ایک دفعہ ساکا قوم کا حکمران ہمالیہ کی ایک بلند چوٹی پر گیا وہاں اس طاقتور بادشاہ نے ہون دیش میں ایک بابرکت انسان کو دیکھا جو گورے رنگ کا تھا اور سفید لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپ کون ہیں؟ اس نے پوچھا۔ بزرگ نے جواب دیا مجھے "ابن اللہ" جان لیجئے کہ میری پیدائش ایک کنواری کے بطن سے ہے میں ملیچھوں (غیر قوم) کے مذہب کا مبلغ ہوں۔ سچائی کا پیروکار اور راستی پر قائم ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا۔ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں؟ اس نے جواب دیا۔

اے عظیم بادشاہ سنیئے۔ جب سچائی ختم ہونے کو آئی اور ملیچھوں میں تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہو گیا تو میں جو کہ "مسیح" ہوں برپا ہوا" اھا ماسی" نامی غیر برہمنوں کی دیوی (جبریل) نے جب اپنا ظہور نہایت ہیبت ناک صورت میں کیا تو میں نے اس تک ملیچھوں کے طریق پر رسائل حاصل کرتے ہوئے "مقام مسیحا" کو پا لیا۔ اے بادشاہ اس مذہب کو سنو جو میں نے ملیچھوں پر فرض کیا۔ نفس کی صفائی اور غیر پاکیزہ بدن کی تطہیر کے بعد انسان پر لازم ہے آسمانی صحیفہ کے ورد کا سمجھ نہایت انصاف اور سچے دل اور دماغ کی یکسوئی کے ذریعہ نیز انتہائی محویت کے عالم میں اس خدا کی عبادت کرے جو کہ سوریہ منڈالا (سورج والے آسمان) میں ہے خداوند قائم ہے جیسا کہ سورج قائم ہے وہ پیدا شدہ ساری مخلوقات کے جوہر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی باعث اے بادشاہ! مسیحا (مقام فنا میں) ناپید ہو گیا۔ ایسا نہ (یعنی خدا) کی مبارک اور برکت بخشنے والی مورتی کے باعث جو ہمیشہ میرے دل میں جاگزیں رہی میرا نام "عیسیٰ مسیح" قرار دیا گیا۔

یہ کلمات سن کر بادشاہ نے اس ملیچھ کاہن کو اس جگہ سے نکال کر "ملیچھوں کی بے رحم سرزمین" میں مکمل طور پر بسا دیا"

(بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۹-۳۱)

اس حوالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر کوسامبی کہتے ہیں:۔

"اس کہانی کا مرکزی کردار وہ غیر ملکی بزرگ ہے" جس سے مراد واضح طور پر "یسوع مسیح" ہیں۔ اس نام کی تشریح سنسکرت کی رو سے کرنے سعی کی گئی لیکن اھا ماسی دیوی ایک خیالی تصور ہے جس کا کہیں ذکر نہیں"

اسی تسلسل میں لکھتے ہیں۔ کہ الہامی صحیفہ کے لیے "تیگی" کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا لفظ ہے۔

"نے گما" سے مراد ہندو صحائف نہیں ہو سکتے۔ شاید اس کے معنے "کتاب مقدس" (بائیبل) کے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں:۔

شالیواہن دیبی راجہ ہے۔ جس کے ساتھ ہندو سمت کے اجراء کی روایت وابستہ ہے اس سمت کا آغاز ۷۸ عیسوی سے ہوتا ہے لیکن یہاں شالیواہن کے متعلق کہا گیا۔ کہ اس نے چینی قبائل (ساکا) اور رومنوں کو شکست دی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشان حکمران کو ایک ہندو راجہ سمجھ لیا گیا۔

آخر میں ہے:۔

"اگر مقدس توما نے ان علاقوں کی سیر و سیاحت کی ہے۔ تو اس کے آنے کے متعلق بھی قرین قیاس ہے۔ کہ وہ یہاں آیا تھا۔ توما کا مزار میلاپور (مدراس) مالابار یا شاید سیلون میں بتایا جاتا ہے۔ شالیواہن کا سمت ۷۸ عیسوی ہے۔ اگر اسے پیش نظر نظر رکھیں تو حضرت مسیح سے یہ ملاقات اس وقت ہوئی۔ جب اس کی عمر کے (۸۰) اسی سال گزر چکے تھے"۔

JESUS IN ROME
BY ROBERT GRAVES یہ ہے ہندوؤں کے اٹھارہ پرانوں میں سے نویں دستاویز بھوشیہ مہاپران کی روایت۔

افسوس کہ کیتھولک فادرز نے جواب دیتے ہوئے بھوشیہ پران کی اس واضح اور روشن روایت کو چھوا تک نہیں۔ اور انجیل لوقا اور نولوڈوچ پر لے دے کرتے رہے۔ جس کا جواب اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں خود نولوڈوچ نے دیا ہے۔

الغرض کیتھولک علماء کا جواب کوئی درست موقف نہیں ہے۔ تحقیق کے غلط پہلوؤں پر تنقید سے اصل تحقیق کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تحقیق کے صحیح رخ کو متعین کر کے نتائج نکالے ہیں۔ آپ نے بالکل سادہ بات کی ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ وطن سے جلاوطن ہو کر ہندوستان تک منتشر ہوئے۔ اس کا بائبل کے صحیفہ استر میں ذکر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا مشن بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنا اور ان کو مجتمع کرنا تھا۔ انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ میں نے بنی اسرائیل کے گمشدہ حصہ کو تلاش کرنا ہے۔ اور وہ میرے ہاتھ پر مجتمع ہو جائیں گے۔ اندریں صورت مسیح ناصری کا ہندوستان میں آنا ان کے مشن کی علت غائی ہے۔ ایک ایسی ضرورت ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا:۔ کیونکہ جہاں قوم ہوگی۔ وہاں قوم کا پیغمبر بھی ہوگا۔

حضرت مسیح علیہ السلام رسولاً الی بنی اسرائیل تھے۔ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ بلاد شرقیہ میں یعنی۔ ایران۔ افغانستان۔ کشمیر کاشغر اور شمال مغربی ہندوستان کے علاقہ امصار تک منتشر تھے۔ ان علاقوں میں حضرت مسیح کا آنا ضروری تھا۔ یہ سادہ نتیجہ ہے جو کہ ہر تاریخ کے طالب علم کو اپیل کرتا ہے اور اس کی تائید میں روز بروز نئے شواہد منظر عام پر آ رہے ہیں۔ ان کو خوش آمدید کہیے اور اپنے عقائد درست کر لیجیے۔ توحید کی باد نسیم سے یورپ و ایشیاء کے دل معطر ہونے والے ہیں۔ کسر صلیب کی ساعت سعد آ چکی ہے۔ اسکی تکمیل کا انتظار کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین:۔

اخبار احمدیہ

لجنہ اماء اللہ کو ہدایت کی کہ وہ ایسی عورتوں کو نیکی کے اور کاموں میں آگے لائیں۔ حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے عورتوں میں پردہ قائم کرنے کی جو تحریک کی تھی اس پر نہ صرف پاکستان میں بلکہ باہر کے ممالک میں بھی نہایت اچھا ردعمل ہوا ہے اور پاکستان میں بعض غیر احمدی عورتوں نے بھی میل جول رکھنے والی احمدی خواتین کے نمونہ سے متاثر ہو کر اس ردعمل کا اظہار کیا ہے کہ کاش ہم کسی احمدی گھرانے میں پیدا ہوئی ہوتیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک بجکر آٹھ منٹ پر خطبہ کا آغاز فرمایا اور یہ خطبہ ایک بجکر ۴۴ منٹ تک جاری رہا اس طرح سے حضور نے ۴۴ منٹ خطبہ ارشاد فرمایا۔

- مورخہ ۹ جنوری بروز اتوار میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب فورمین ایم سی پی میرپور متھیلو ضلع سکھر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ سال بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ دو بچیوں کے بعد اس بیٹے کی ولادت کی خبر اللہ تعالیٰ نے ایک مبشر خواب کے ذریعہ دی اور بچے کا نام "لقمان حیدر یحییٰ" رکھا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)
- میرے والد محترم مکرم مرزا احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ چوکنانوالی ضلع گجرات عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ گو اب صحت بہتر ہے لیکن کمزوری باقی ہے احباب جماعت سے والد محترم کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(خالد محمود احمد۔ چوکنانوالی ضلع گجرات)
- مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر ابن مکرم مرزا محمد لطیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی شادی مکرم نعیمہ ثروت چغتائی صاحبہ بنت مولانا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء انجام پائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح پڑھانے کے لیے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو ارشاد فرمایا تھا چنانچہ ۱۲ دسمبر کو بارات آنے پر محترم مولانا چغتائی صاحب کے گھر انہوں نے ۵ ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھا اور دعا کرائی۔ نکاح کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کی۔ مکرم سید صہیب احمد صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود کے دعائیہ اشعار ترنم سے پڑھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کروائی۔ جس میں حاضرین جن میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نیز صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور تحریک جدید کے وکلاء و افسران ادارہ جات شامل تھے۔ شریک ہوئے۔

اگلے روز مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار مکرم مرزا محمد لطیف صاحب نے اپنے گھر واقع دارالنصر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بڑی تعداد میں اہل ربوہ۔ ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ اور وکلاء تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر محترم مرزا محمد شفیع صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں اور مکرمہ نعیمہ ثروت چغتائی صاحبہ محترم بابو نور احمد صاحب چغتائی آف قادیان کی پوتی ہیں۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو دین و دنیا کی سعادتوں اور برکتوں سے معمور اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب

الائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کی یادیں

۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کے الفضل میں مکرم محمد انوار الحق صاحب گنج مغل پورہ لاہور نے برادرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم مغفور مالک الائیڈ سائنٹفک سٹور کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں مکرم محمد انوار الحق صاحب نے ایک واقعہ خواجہ محمد اکرم صاحب آف اسلام آباد کے حوالہ سے لکھا ہے اس کی تصحیح کے لیے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔

یہ واقعہ مرحوم کی بیعت سے چند ماہ بعد کا ہے کہ آپ ربوہ گئے جس قدر رقم پاس تھی اس سے کتب خرید لیں۔ کچھ چندہ جات ادا کئے کچھ رقم صدقہ کی مد میں دے دی صرف پندرہ بیس روپے جیب میں باقی بچے۔ واپسی سے قبل نماز ظہر یا عصر ٹھیک سے یاد نہیں کی ادائیگی کے لئے مسجد مبارک میں رکے۔ نماز سے قبل وہاں ان کو میرے ایک اور دوست برادرم ثناء اللہ شبلی ملے۔ میری وجہ سے دونوں میں عرصہ سے تعارف تھا شبلی صاحب نے باتوں باتوں میں پوچھا کہ آپ حضور ایدہ اللہ سے ملے؟ نفی میں جواب ملنے پر شبلی صاحب نے کہا کہ اچھا نماز کے بعد میں کوشش کروں گا کہ آپ کی ملاقات ہو جائے ساتھ ہی شبلی صاحب نے یہ تحریک بھی کی کہ بزرگوں سے ملتے وقت نذرانہ دینا اچھا ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر ملاقات کا موقع میسر آ جائے تو حسب توفیق نذرانہ ضرور دیدیں اور دعا کی درخواست کر دیں۔ برادرم نصیر احمد نے مجھ سے واپسی پر بیان کیا کہ نذرانہ کا تو علم تھا لیکن اس وقت شرمساری یہ ہو رہی تھی کہ جو رقم میں لے کر گیا تھا وہ خرچ کر چکا تھا اور جو جیب میں تھا پیش کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ ان کے ذہن میں فی الفور کا نذرانہ پیش کرنے کا خیال آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مسجد مبارک سے واپس قصر خلافت تشریف لے جانے لگے تو مسجد کے عقب میں ایک اور صاحب سے بات کرنے کے لئے رکے۔ شبلی صاحب برادرم نصیر احمد کو لے کر وہاں موجود تھے۔ وہیں پر حضور سے مصافحہ کر کے برادرم نصیر احمد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور نصیر احمد کا تعارف کرایا۔ حضور نے ہاتھ ملایا اور فرمایا "میں جانتا ہوں" نصیر احمد مرحوم نے مصافحہ کے وقت چابی کار کی پیش کی اور کہا حضور یہ حقیر سا نذرانہ ہے۔ جب حضور نے کار قبول کرنے میں تامل فرمایا تو بے اختیار رو دیئے چیخ نکل گئی جس پر حضور نے گلے سے لگایا اور چابی لے لی۔ پھر نصیر احمد صاحب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر تھوڑا سا ٹہلے۔ اس کے بعد فرمایا کہ دیکھیں اب میں یہ اپنی کار آپ کو دیتا ہوں اس پر سلسلہ کا کام کیا کریں" ٹھیک الفاظ یاد نہیں مفہوم یہی تھا۔ پام ویو میں بیعت کا واقعہ دوسرا ہے۔ اور بے شمار واقعات ہیں۔ خود چوہدری صاحب مرحوم کے قبول احمدیت کا واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو لکھوں گا۔

نصیر احمد مجھے بہت پیارے تھے۔ میرا ان کا تعلق ۱۹۴۱ء سے تھا۔ برادرم نصیر احمد نے احمدیت میں شمولیت اس گنہگار کے ذریعہ ہی کی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو جلد ہی تفصیل سے لکھوں گا۔ دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ میں برادرم نصیر احمد کیلئے اور اپنے بیٹے مرحوم محمد سراج الحق کیلئے مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست کرتا ہوں اور اپنے لئے صبر جمیل کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت

۳۰ دسمبر ۸۲ء کو مجلس عاملہ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ، مسجد فضل لندن میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ برطانیہ محترم عبدالعزیز صاحب دین سابق نیشنل پریذیڈنٹ و ٹرسٹی برائے جماعت احمدیہ برطانیہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم برطانیہ میں ۱۹۲۸ء میں عین جوانی کی عمر میں تشریف لائے اور تادمِ آخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔ ہر فرض کو بڑی محنت، لگن اور سلیقہ سے سرانجام دیا۔

مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتدائی مبلغین کرام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور مولانا جلال الدین صاحب شمس سے لیکر موجودہ امیر و مشنری انچارج تک سب مبلغین کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبلیغ و تربیت کے کام کو آگے بڑھانے کی خاص توفیق عطا فرمائی۔ مرحوم بڑے ملنسار، ہمدرد دعاگو، بزرگ، خاندان حضرت اقدس سے محبت کرنے والے اور نافع الناس وجود تھے۔

آپ کو غیر از جماعت میں تبلیغ کا خاص شوق اور ملکہ تھا۔ زبان شستہ اور شخصیت بارعب تھی جس کی وجہ سے اپنوں، جماعت اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم کی ایک بیٹی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے محترم نواب میاں عباس احمد خان صاحب کی بہو ہیں۔ اس طرح آپ کا تعلق خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی تھا۔

آپ قضا بورڈ کے ممبر ہونے کی حیثیت میں ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے اس سال جب حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع انگلستان تشریف لائے تو آپ نے جماعتہائے برطانیہ کی ایک نیشنل شوریٰ بلائی اور اس موقع پر بعض دیگر کاموں کے علاوہ ایک خصوصی تبلیغی کمیٹی قائم فرمائی اور آپ کو اس کا صدر نامزد فرمایا۔

آپ جماعت احمدیہ برطانیہ کی چلتی پھرتی تاریخ تھے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلاء پیدا ہوگیا ہے جسے بظاہر پُر کرنا مشکل ہے۔

ماہ دسمبر ۸۲ء میں ۱۱، ۱۲ دسمبر کو جماعتہائے برطانیہ کی چوتھی جنرل کونسل منعقد ہوئی جس کے پہلے روز مرحوم محترم عزیز دین صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور سارا وقت اجلاس میں حاضر رہے۔ لیکن اگلے روز جب کہ آپ صبح اجلاس میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے تو گھر میں ہی آپ پر دل کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ تمام دن ڈاکٹروں نے آپ پر پوری توجہ دی۔ مگر وقت آچکا تھا۔ بالآخر رات گیارہ بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی محترم امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ شیخ مبارک احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب رات ایک بجے ہسپتال پہنچے اور پھر تمام اطراف میں آپ کی وفات کی اطلاع کر دی گئی۔ اگلے روز صبح پھر محترم امیر صاحب، ممبران مجلس عاملہ اور بعض دیگر احباب کے ہمراہ ان کے گھر ان کی بیوہ محترمہ نیز بچگان سے اظہار تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں بھی محترم امیر صاحب نے آپ مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بعد از نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں پُرکثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ آپ کی فرقت و جدائی کے باعث ہر ایک کے چہرے پر غم و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

مرحوم کی میت بوجہ موصی ہونے کے بغرض تدفین پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز بھجوا دی گئی۔

مرحوم نے ایک بیوہ، پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ و جماعتہائے احمدیہ برطانیہ مرحوم کی بیوہ محترمہ اور ان کے جملہ بچگان اور دیگر اقربا اور ان کے برادر مکرم عبدالمنان دین صاحب سے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں داخل کرے نیز ان کی بیوہ اور ان کے بچگان کو اپنی خاص امان میں رکھے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ جنرل سیکرٹری صاحب جماعتہائے احمدیہ برطانیہ (لندن)

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

(النساء آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اگر تم (ناجائز ذرائع سے دوسروں کے مال ہتھیانے جیسے) کبیرہ گناہوں سے بچو گے جن سے کہ تمہیں روکا جاتا ہے تو ہم تمہاری برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور تمہیں عزت کا مقام عطا کریں گے۔

ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کے ہولناک انجام کے باوجود آج دنیا میں جسے دیکھو ناجائز ذرائع کو کیمیا سمجھ کر انہیں اختیار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا وہ انہیں ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے اور انہیں اختیار کر کے دولت سمیٹنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی دولت حاصل کرنے کے ناجائز ذرائع اختیار کرتا ہے وہ دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈالکر ظلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ ظلم کی اس گرم بازاری نے ہی آج معاشرہ کا امن تہ و بالا کر رکھا ہے۔ حالانکہ اگر لوگ جائز ذرائع سے دولت کمائیں اور حلال کی روزی پر ہی اکتفا کریں تو خدا تعالیٰ کا ان سے یہ وعدہ ہے کہ وہ ان سے ان کی برائیاں دور کر کے انہیں عزت کا مقام عطا کرے گا۔ قرآن سے اعراض اور دین سے انحراف کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ لوگ عزت کو خاطر میں لائے بغیر ذلت کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ یہی وہ صورت ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ (بخاری کتاب الجہاد)

یعنی خدا کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا نواں مرحلہ ۲۸ فروری ۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"غلبۂ اسلام کی مہم آپ سے مالی جہاد کا مطالبہ کرتی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولادوں کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام عہدیداران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کا اہتمام کریں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں اور وصولی کا جائزہ لیں کہ کیا فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر وعدہ کا ۱۵/۹ حصہ ادا ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔ فرداً فرداً وعدہ کنندگان سے رابطہ کریں۔ جہاں کمی ہے اس کے ازالہ کے لئے بھرپور کوشش کریں۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق امراء اضلاع، سیکرٹریان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ادائیگیوں کا نواں مرحلہ ۲۸ فروری ۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر ایک وعدہ کنندہ سے اس کے کل وعدہ کا ۱۵/۹ حصہ وصول ہو جانا ضروری ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ انصار اللہ کا مطالعہ چھوٹوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(وعدہ جات تحریک جدید صوبہ سندھ)

مکرم سید نجم الحق صاحب ایڈووکیٹ مع خاندان سکھر (سندھ)	۱۵۰۰/- روپے
" چوہدری مقصود احمد صاحب چک ۲۴ گوٹھ عبدالغنی سانگھڑ (سندھ)	۱۰۲۰/- "
مکرمہ نامرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقصود احمد صاحب " "	۵۱۰/- "
مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ولد چوہدری عبدالغنی صاحب مع بیگم صاحبہ "	۱۰۷۵/- "
" شیخ عبدالرشید صاحب شرما مع خاندان شکارپور (سندھ)	۱۶۰۰/- "
" چوہدری بشیر احمد صاحب آرائیں آف ماء کھنڈ شہداد پور	۵۰۱/- "
" حاجی احمد بخش صاحب بلوچ صادق پور تھر پارکر۔	۵۰۲/- "
" چوہدری شاہ محمد صاحب صدر جماعت گوٹھ جمال پور (سندھ)	۱۶۶۲/- "
" چوہدری رستم علی صاحب (مرحوم) منجانب بچگان گوٹھ جمالپور (سندھ)	۱۰۰۰/- "
" چوہدری محمد اسحاق صاحب مع اہل و عیال " "	۱۰۰۰/- "
" چوہدری عبدالحمید صاحب " "	۵۱۰/- "
" ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب مع خاندان قاضی احمد سندھ	۱۳۵۰/- "
" ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب مع خاندان نواب شاہ سندھ	۱۳۲۹/- "
" چوہدری محمد اسلم صاحب ایاز مع خاندان باندھی سندھ	۱۰۰۰/- "
" سید محبوب احمد شاہ صاحب سکھر۔ " "	۶۵۰/- "
" بشیر احمد صاحب بنگالی کلارچی سندھ "	۱۰۰۰/- "
" مبشر احمد صاحب بٹ گدو بیراج "	۷۵۰/- "
" چوہدری اللہ رکھا صاحب بشیر آباد فارم "	۵۰۰/- "
" چوہدری انور ندیم صاحب علوی ایڈووکیٹ نواب شاہ	۱۰۰۰/- "
" چوہدری سلطان احمد صاحب لطیف نگر سندھ	۶۰۰/- "
" چوہدری تقی احمد صاحب " "	۵۶۰/- "
" چوہدری حسن محمد صاحب " "	۱۰۰۰/- "
" مولوی نذیر احمد صاحب مع خاندان محمد آباد۔ سندھ	۵۰۰/- "
" چوہدری منیر احمد صاحب کاہلوں احمد نگر سندھ	۱۱۱۰/- "
" چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں " "	۱۱۱۰/- "

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دورے کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبات۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں۔ اور اپنے رب العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

خریداران مصباح کے لئے ضروری اعلان

ماہنامہ "مصباح" کا باتصویر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر (بابت ماہ دسمبر و جنوری) جماعت میں اتنا پسند کیا گیا کہ معمول سے بہت زیادہ تعداد میں شائع کرنے کے باوجود جلسہ سالانہ پر ہی ختم ہو گیا۔ اب اسے دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے جن خریداروں کو یہ پرچہ تاحال نہیں ملا۔ انہیں ان شاء اللہ دوبارہ شائع ہونے پر روانہ کر دیا جائے گا۔

یہ نمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت و کردار اور حضور کی دینی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر بہت سی نظموں اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہے جو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ محترمہ سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ (حرم ثانی حضور) حضور کی صاحبزادی اور ہمشیرگان اور خاندان کی دیگر متعدد خواتین مبارکہ نے رقم فرمائے ہیں۔ بہت سے لوگ پاکستان اور بیرون ملک میں مقیم اپنے عزیزوں کو یہ پرچہ بھجوانے کی فرمائش کر رہے ہیں جو بہنیں اور بھائی پرچہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ جلد سے جلد مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ قیمت فی پرچہ ۱/- روپے ہے۔

مصباح کا حضرت سیدہ منصورہ بیگم نمبر بھی (جو کہ دوبارہ شائع کیا گیا تھا) کی کچھ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ وہ بھی منگوائی جا سکتی ہیں۔ قیمت پانچ روپے ہے۔

(امۃ اللطیف خورشید۔ مدیرہ ماہنامہ "مصباح" ربوہ)

قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"حوادث یا یکدم رونما ہونے والے غیر معمولی واقعات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں بحیثیت جماعت ہمیں ہر سال قدم آگے ہی بڑھتا نظر آتا ہے۔" (بحوالہ الفضل ۲۳-۵-۸۲)

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵، ۶، ۷ فروری
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں۔
منیجر:۔ دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

سوزوکی پک اپ، ویگن، کار، ٹرک، ٹریکٹر، بس
برائے سواری و سامان دستیاب ہے۔
بکنگ کے لیے
المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۴۹۳

کیا آپ کا وعدہ وقف جدید پچھلے سال سے زیادہ ہے؟

ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۹۸۳ء

تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سہ ماہی امتحان برائے سال ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء مورخہ ۲۳ مارچ کو مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق منعقد ہوگا۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۳ ربع سوم و چہارم۔
۲۔ کشتی نوح صفحہ ۱ سے صفحہ ۵۰ تک۔
۳۔ کتاب بنیادی نصاب صفحہ ۱ سے صفحہ ۶۳ تک۔

خواندہ انصار معیار اول میں شمار کئے جائیں گے۔ لکھنا نہ جاننے والے انصار معیار دوم میں شامل کئے جائیں۔ معیار دوم کے انصار کی نصاب کے مطابق تیاری۔ درس کے انتظام کے ذریعہ کی جائے۔ اور زعماء ایسے انصار کا زبانی امتحان لے کر نمبروں کی فہرست معیار اول کے تحریری پرچہ کے ہمراہ دفتر مرکزیہ کو بروقت ارسال کریں گے۔

زعماء نصاب کی کتب کے حصول کے لئے فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو اپنی ضرورت سے آگاہ کریں۔ کشتی نوح اور بنیادی نصاب صرف تین روپیہ فی نسخہ کے حساب سے دستیاب ہے۔

کشتی نوح براہ راست نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے بھی طلب کی جا سکتی ہے ۲۰ کا پیکٹ طلب کرنے پر ۲۰ فیصد کمیشن رعایت ملے گی۔

زعماء کرام اس سلسلہ میں فوری کارروائی کر کے تمام انصار کو نصاب کی کتب مہیا فرما دیں اور کوشش کریں کہ ان مرکزی امتحانوں میں زیادہ سے زیادہ انصار شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

دعائے مغفرت

• خاکسار کی خوش دامن صاحبہ اور والدہ صاحبہ ڈاکٹر منور احمد صاحب اٹھوال محترمہ نواب بی بی صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء بوقت آٹھ بجے شب بعمر ۶۴ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد واپس جا رہی تھیں کہ لودھراں کے قریب گاڑی میں ہی انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ ۱۶ جنوری کو مسجد مہدی سے ملحقہ میدان میں مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی قبر پر دعا بھی مولانا موصوف نے ہی کرائی۔

مرحومہ نہایت خلیق اور مہمان نواز تھیں نماز تہجد کی پابند تھیں۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

(خورشید احمد۔ صدر ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

• مکرم محمد حنیف صاحب مجاہد سیلونی ابن مکرم عمر لبیٹی صاحب سیلونی فیکٹری ایریا ربوہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۳ء کو بعمر پچاس سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم عرصہ سے بیمار تھے۔ لمبی بیماری کا سارا عرصہ بڑے عزم و حوصلہ سے گذارا۔ کچھ عرصہ سینٹی لوریم میں بھی داخل رہے۔ کسی قدر افاقہ ہونے پر واپس آ گئے۔ لیکن کمزوری و بیماری نے پھر غلبہ کیا تا آنکہ آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۸ جنوری کو حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے احباب مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی بیوہ و بچگان کا ہر آن حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ (سید تبشیر احمد رحمت بازار ربوہ)

اعانت الفضل

محترمہ طاہرہ سلیمان صاحبہ نے واشنگٹن امریکہ سے اپنے مرحوم بھائی سراج الحق شہید کی طرف سے اعانت اخبار "الفضل" کی مد میں یکصد روپیہ بھجوایا ہے مرحوم کو گذشتہ مئی میں جب وہ واشنگٹن کے ایک ہوٹل میں رات کی ڈیوٹی پر تھا نامعلوم افراد نے گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا تھا۔ احباب اُس کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

اس سہ ماہی کے اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "اپنے عزیز" ہے ناظمین اطفال اپنے مجالس کے مضامین جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امراء اضلاع اور قائدین سے التماس

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس صحت کے تحت مختلف کھیلوں کی ترویج و تنظیم کا مربوط پروگرام ترتیب دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ امراء اضلاع اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے والی بال کے کھلاڑیوں کے اسماء خاکسار کو فراہم کریں تاکہ اُن کے ساتھ رابطہ قائم کر کے والی بال کے فروغ کیلئے کام کیا جا سکے۔

(صدر والی بال مجلس صحت معرفت وقف جدید ربوہ)

دینی نصاب برائے امتحان کارکنان

۱۔ قرآن کریم:۔ سولہویں پارے کا نصف ثانی باترجمہ۔
۲۔ حدیث:۔ مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں۔
۳۔ کتاب:۔ رسالہ "الوصیت"
۴۔ انٹرویو:۔ (ا) سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔ (ب) صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام (ج) ارکان اسلام از روئے حدیث (از نصاب فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۹ء) (د) وفات مسیح ناصری علیہ السلام از روئے قرآن کریم۔ (ہ) معائنہ۔

* امتحان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء صبح ۹½ بجے مسجد مبارک میں لیا جائے گا۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

قائدین کرام متوجہ ہوں

اپنی مجلس کے تمام ہنر مند اور بیکار خدام کے کوائف ۱۵ فروری سے پہلے پہلے مرکز کو بھجوائیں۔ نیز خدام کو ہنر سکھانے کے لئے انتظام کریں۔ سال میں کم از کم دو کلاسیں منعقد کروائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ربوہ میں کاروبار کے لیے سنہری موقع

ایک چالو مرغی خانہ (رقبہ ایک کنال) فوری ضرورت کے تحت برائے فروخت ——

۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ

رابطہ کے لیے
مرزا عبدالسمیع

ٹنڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر آئیٹم پر سٹیج ریٹ کمپوزٹ شیڈول آف ایٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ریٹس کیلئے ٹنڈر کھولنے کی تاریخ تک برائے کام بلڈنگ بجلی اور واٹر سپلائی سینیٹری انسٹالیشن مندرجہ ذیل کام کے لیے ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۸۳ء بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے مشروط بذریعہ تار، بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زر ضمانت ٹنڈر وصول نہیں کیے جائیں گے زر ضمانت صرف ڈیپازٹ کال کے ذریعہ آنی چاہیئے۔ جسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو ٹنڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بلا وجہ بتائے منسوخ کر دے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	چنیوٹ ضلع جھنگ میں سول ججوں کے لیے دو عدالتوں کی تعمیر۔	۶,۶۰,۰۰۰/-	۱۳,۵۰۰/-	۸ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگز ڈویژن جھنگ

I.P.L.425

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر۔ ساہیوال روڈ پر واقع

حکومتِ پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

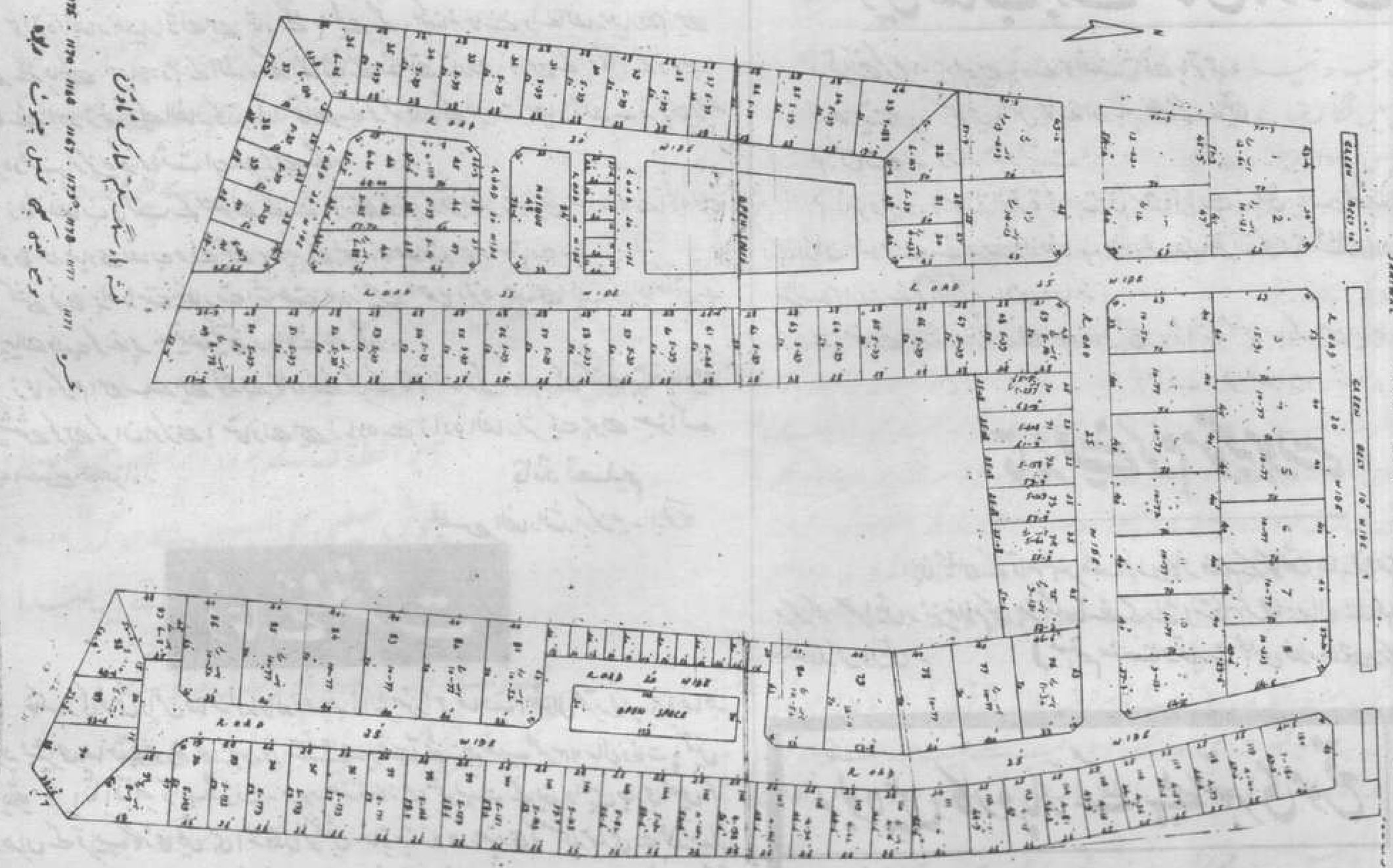

ٹاؤن

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- **ربوہ کی واحد سکیم** جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی گھر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

سب سے پہلی سکیم جس میں

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

رابطہ کے لیے

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر:- 535 گھر:- 436